السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قرآن مجید میں آتا ہے کہ اللہ تعالی جس کو چاہتا ہے بیٹے دیتا ہے ،جس کو چاہتا ہے بیٹیاں دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بیٹے اور بیٹیاں دونوں دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے نہ بیٹے دیتا ہے نہ بیٹیاں۔ جسے اللہ نے نہ مرد بنایا ہو نہ عورت ،اس کہ بارے میں قرآن وحدیث خاموش کیوں ہیں۔ کیا آج سے 1400 سال پہلے اللہ ایسی مخلوق پیدا نہیں فرماتا تھا۔ ؟ برائے مہربانی میری پریشانی کو مدنظر رکھ کر جواب دیں۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایسی مخلوق کو عربی میں مخنث اور اردو میں ہیجڑا یا کھسرا کہا جاتا ہے۔ اور ایسی خلقت والے لوگ آج کی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بھی موجود تھے ،اور شریعت میں ایسے لوگوں کے حوالے سے تفصیلی راہنمائی موجود ہے ،فقہائے کرام نے اپنی کتب فقہ میں ایسے لوگوں کے حوالے سے تفصیلی مباحث بیان فرمائی ہیں۔ شیخ صالح المنجد سے مخنث کے بارے میں سوال کیا گیا توانہوں نے فرمایا :

اول :

1 خنثی لغت عرب میں اس شخص کو کہتے ہیں جو نہ تو خالص مرد ہو اور نہ ہی خالص عورت ، یا پھر وہ شخص جس میں مرد و عورت دونوں کے اعضاء ہوں ، یہ خنث سے ماخوذ ہے جس کا معنیٰ نرمی اور کسر ہے ، کہا جاتا ہے خنثت الشئ فتخنث ، یعنی : میں نے اسے نرم کیا تو وہ نرم ہو گئی ، اور الخنث اسم ہے

اور اصطلاح میں : اس شخص کو کہتے ہیں جس میں مرد و عورت دونوں کے آلہ تناسل ہوں ، یا پھر جسے اصل میں کچھ بھی نہ ہو ، اور صرف پیشاب نکلنے والا سوراخ ہو

2 اور المخنث : نون پر زبر کے ساتھ : اس کو کہتے ہیں جو کلام اور حرکات وسکنات اور نظر میں عورت کی طرح نرمی رکھے ، اس کی دو قسمیں ہیں :

پہلی قسم :

جو پیدائشی طور پر ہی ایسا ہو ، اس پر کوئی گناہ نہیں

دوسری قسم :

جو پیدائشی تو ایسا نہیں ، بلکہ حرکات وسکنات اور کلام میں عورتوں سے مشابہت اختیار کرے ، تو ایسے شخص کے متعلق صحیح احادیث میں لعنت وارد ہے ، خنثی کے برخلاف مخنث کے ذکر یعنی نر ہونے میں کوئی اخفاء نہیں ہے

3 خنثی کی دو قسمیں ہیں : خنثی مشکل اور خنثی غیر مشکل

ا خنثی غیر مشکل :

جس میں مرد یا عورت کی علامات پائی جائیں ، اور یہ معلوم ہو جائے کہ یہ مرد ہے یا عورت ، تو یہ خنثی مشکل نہیں ہو گا ، بلکہ یہ مرد ہے اور اس میں زائد خلقت پائی جاتی ہے ، یا پھر یہ عورت ہو گی جس میں کچھ زائد اشیاء ہیں ، اور اس کے متعلق اس کی وراثت اور باقی سارے احکام میں اس کا حکم اس کے مطابق ہو گا جس طرح کی علامات ظاہر ہونگی

ب خنثی مشکل :

یہ وہ ہے جس میں نہ تو مرد اور نہ ہی عورت کی علامات ظاہر ہوں ، اور یہ معلوم نہ ہوسکے کہ یہ مرد ہے یا عورت ، یا پھر اس کی علامات میں تعارض پایا جائے

تو اس سے یہ حاصل ہوا کہ خنثی مشکل کی دو قسمیں ہیں :

ایک تو وہ جس کو دونوں آلے ہوں، اور اس میں علامات بھی برابر ہوں، اور ایک ایسی قسم جس میں دونوں میں سے کوئی بھی آلہ نہ ہو بلکہ صرف سوراخ ہو

4۔جمہور فقہاء کہتے ہیں کہ اگر بلوغت سے قبل خنثی ذکر سے پیشاب کرے تو یہ بچہ ہوگا، اور اگر فرج سے پیشاب کرے تو یہ بچی ہے

اور بلوغت کے بعد درج ذیل اسباب میں سے کسی ایک سے واضح ہو جائیگا :

اگر تو اس کی داڑھی آگئی، یا پھر ذکر سے منی ٹپکی، یا پھر کسی عورت کو حاملہ کر دیا، یا اس تک پہنچ گیا تو یہ مرد ہے، اور اسی طرح اس میں بہادری و شجاعت کا آنا، اور دشمن پر حملہ آور ہونا بھی اس کی مردانگی کی دلیل ہے، جیسا کہ علامہ سیوطی نے اسنوی سے نقل کیا ہے

اور اگر اس کے پستان ظاہر ہوگئے، یا اس سے دودھ نکل آیا، یا پھر حیض آگیا، یا اس سے جماع کرنا ممکن ہو تو یہ عورت ہے، اور اگر اسے ولادت بھی ہوجائے تو یہ عورت کی قطعیت پر دلالت کرتی ہے، اسے باقی سب معارض علامات پر مقدم کیا جائے گا

اور رہا میلان کا مسئلہ تو اگر ان سابقہ نشانیوں سے عاجز ہو تو پھر میلان سے استدلال کیا جائیگا، چنانچہ اگر وہ مردوں کی طرف مائل ہو تو یہ عورت ہے، اور اگر وہ عورتوں کی طرف مائل ہو تو یہ مرد ہے، اور اگر وہ کہے کہ میں دونوں کی طرف ایک جیسا ہی مائل ہوں، یا پھر میں دونوں میں سے کسی کی طرف بھی مائل نہیں تو پھر یہ مشکل ہے

سیوطی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

فقہ میں جہاں بھی خنثی کو مطلق بیان کیا جائے تو اس سے خنثی مشکل مراد ہے انتہی مختصرا (دیکھیں : الموسوعۃ الفقھیۃ (20/21-23)

دوم :

الخنثی : ہماری مراد خنثی مشکل ہے، اس کو دونوں آلے یعنی مرد اور عورت دوں کے عضو ہوں تو اس کی دو قسمیں ہیں :

ایک تو ایسی قسم ہے جس میں یہ راجح نہیں کہ وہ دونوں میں سے کونسی جنس ہے، اور دوسری وہ قسم جس کے بارہ میں معلوم ہو جائے اس کی علامات میں :

میلان شامل ہے، چنانچہ اگر تو وہ عورت کی طرف مائل ہو تو وہ مرد ہے، اور اگر اس کا میلان مردوں کی جانب ہے تو وہ عورت ہوگی

اور جنسی طور پر عاجز وہ شخص ہوگا جس کا عضو تناسل تو ہے لیکن کسی بیماری یا نفسیاتی یا عصبی یا کسی اور سبب کے باعث وہ جماع کی طاقت نہ رکھتا ہو، جس کے نتیجہ میں نہ تو اس سے جماع ہوگا، اور نہ ہی استمتاع اور نہ ہی اولاد پیدا ہوگی

اس سے یہ واضح ہوا کہ جنسی طور پر ہر عاجز شخص ہیجڑا یعنی خنثی نہیں ہوتا، بلکہ ہو سکتا ہے وہ کسی بیماری کی علت کے سبب جنسی عاجز ہو، اور اس کا تخنث کے ساتھ کوئی تعلق ہی نہیں، اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ مخنث یعنی ہیجڑا ہو لیکن وہ جنسی طور پر وطئ کرنے پر قادر ہو

ا رہا ہیجڑے کی شادی کا مسئلہ تو اس کے متعلق عرض ہے کہ :

اگر تو وہ غیر مشکل ہے تو اس کی حالت کے مطابق اس کی دوسری جنس سے شادی کی جائیگا، اور اگر وہ خنثی مشکل ہے تو اس کی شادی کرنا صحیح نہیں، اس کا سبب یہ ہے کہ احتمال ہے کہ وہ مرد ہو تو مرد مرد سے کیسے شادی کر سکتا ہے ؟! اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ عورت ہو تو عورت عورت سے کیسے شادی کر سکتی ہے ؟!

اور اگر وہ عورت کی طرف مائل ہو اور مرد ہونے کا دعوی کرے تو یہ اس کے مرد ہونے کی ترجیح کی علامت ہے، اور اسی طرح اگر وہ مرد کی طرف مائل ہو اور عورت ہونے کا دعوی کرے تو وہ عورت ہے

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" خنثی یا تو مشکل ہوگا یا پھر غیر مشکل، اگر وہ غیر مشکل ہو اور اس میں مردوں کی علامات ظاہر ہوں تو مرد ہے اور اسے مردوں کے احکام حاصل ہونگے، یا پھر اس میں عورتوں کی علامات ظاہر ہوں تو وہ عورت ہے اور اسے عورتوں کے احکام حاصل ہوں گے اور اگر وہ خنثی مشکل ہے اس میں نہ تو مردوں اور نہ ہی عورتوں کی علامات ظاہر ہوں تو اس کے نکاح میں ہمارے اصحاب کا اختلاف ہے : خرقی کا کہنا ہے کہ اس میں اس کا قول مرجع ہوگا اور اس کے قول کو مانا جائیگا، اگر تو وہ کہتا ہے کہ وہ مرد ہے، اور اس کی طبیعت عورتوں سے نکاح کی طرف مائل ہوتی ہے تو اسے عورت سے نکاح کا حق حاصل ہے اور اگر وہ یہ بیان کرے کہ وہ عورت ہے اور اس کی طبیعت مردوں کی طرف مائل ہوتی ہے تو اس کی مرد سے شادی کی جائیگی ; کیونکہ یہ ایسا معنی ہے جس تک اس کے ذریعہ ہی پہنچا جا سکتا ہے، اور اس میں کسی دوسرے کو ایجاب کا حق حاصل نہیں، تو بالکل اس کا قول قبول ہوگا جس طرح عورت کا حیض اور عدت میں قبول کیا جاتا ہے، اور وہ اپنے آپ کو جانتا ہے کہ اس کی طبیعت اور شہوت کس جنس کی طرف مائل ہوتی ہے ; کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی نے حیوانات میں عادت بنائی ہے کہ مذکر مؤنث کی طرف مائل ہوتا ہے، اور مؤنث مذکر کی طرف مائل ہوتا ہے اور یہ میلان نفس اور شہوت میں ایک ایسا معاملہ ہے جس پر کوئی دوسرا مطلع نہیں ہو سکتا صرف صاحب میلان اور شہوت کو پتہ چلتا ہے، اور اس کی ظاہری علامات کی معرفت ہمارے لیے مشکل ہے، اس لیے باطنی امور میں جو اس کے ساتھ مخصوص ہیں میں اس کے حکم کی طرف رجوع کیا جائیگا، یعنی اس کی بات مانی جائیگی (دیکھیں : المغنی (7/319)

اور یہ کہنا کہ خنثی مشکل کی شادی صحیح نہیں یہ جمہور علماء کا قول ہے، اگر وہ اپنی طبیعت میں میلان اور شہوت دیکھے تو کیا کرے ؟

اس کا جواب یہ ہے کہ :

ہم اسے کہیں گے صبر کرو، حتی کہ اللہ تعالی آپ کی حالت اس سے بہتر کردے

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" اور نکاح کے باب میں " خنثی مشکل " جس کا مرد اور عورت دونوں کا عضو تناسل ہو، یعنی مرد کا عضو تناسل بھی اور عورت کی شرمگاہ بھی اور یہ واضح نہ ہو کہ آیا وہ مرد ہے یا عورت، اس طرح کہ وہ پیشاب دونوں سے کرتا ہو، اور اس میں کوئی ایسی چیز نہ ہو جو اسے امتیاز کرے کہ آیا وہ مرد ہے یا عورت تو اس کی شادی کرنا صحیح نہیں، نہ تو وہ عورت سے شادی کرے اور نہ ہی مرد سے، عورت سے شادی اس لیے نہ کرے کیونکہ احتمال ہے کہ وہ خود بھی عورت ہو، اور عورت کی عورت سے شادی نہیں ہو سکتی، اور نہ ہی کسی مرد سے شادی کرے کیونکہ احتمال ہے کہ وہ خود بھی مرد ہو اور مرد کی مرد سے شادی نہیں ہو سکتی وہ اسی طرح بغیر شادی کے ہی رہے حتی کہ اس کا معاملہ واضح ہو جائے، اور جب واضح ہو جائے تو اگر وہ مردوں میں ہو تو عورت سے شادی کر لے، اور اگر عورتوں میں شامل ہو تو مرد سے شادی کر لے، یہ اس وقت تک حرام ہے جب تک اس کا معاملہ واضح نہیں ہو جاتا۔ (دیکھیں : الشرح الممتع (12/160)

اور شیخ رحمہ اللہ اس کو مکمل کرتے ہوئے کہتے ہیں :

" اور اگر اسے شہوت ہو اور اب شرعی طور پر اس کی شادی ممنوع ہو تو وہ کیا کرے ؟ ہم اسے کہیں گے کہ : رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

" تم میں سے جو کوئی بھی طاقت رکھتا ہے وہ شادی کرے کیونکہ یہ اس کی آنکھوں کو نیچا کر دیتی ہے، اور شرمگاہ کو محفوظ کرتی ہے، اور جو استطاعت نہیں رکھتا وہ روزے رکھے "

تو ہم اسے کہیں گے کہ تم روزے رکھو اور اگر وہ کہتا ہے کہ : میں روزے رکھنے کی استطاعت نہیں رکھتا تو اسے ایسی ادویات دی جا سکتی ہیں جو اس کے معاملہ کو آسان کر دے، اور یہ قول غیر مشروع طریقہ سے منی خارج کرنے کے قول سے بہتر ہے (دیکھیں : الشرح الممتع (12/161)

ب اور جنسی طور پر عاجز شخص کی شادی کے متعلق عرض ہے کہ :

شریعت میں اس کے لیے کوئی مانع نہیں، لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ جس سے شادی کر رہا ہے اس کے سامنے واضح کرے کہ وہ جنسی طور پر عاجز ہے یعنی اپنی پوری حالت بیان کرے، اور اگر بیان نہیں کرتا تو گنہگار ہوگا، اور عورت کو فسخ نکاح کا حق حاصل ہے؛ کیونکہ استمتاع اور اولاد شادی کے عظیم مقاصد میں شامل ہیں، اور یہ ان حقوق میں شامل ہیں جو خاوند اور بیوی دونوں میں مشترک ہیں "

اور الموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے :

" العنۃ : یعنی شہوت نہ ہونا : جمہور فقہاء کے ہاں یہ ایک ایسا عیب ہے جو ایک برس کی مہلت دینے کے بعد بیوی کو خاوند سے علیحدگی کا اختیار دیتا ہے

حنابلہ میں سے ایک جماعت جن میں ابو بکر اور المجد یعنی ابن تیمیہ شامل ہیں، نے اختیار کیا ہے کہ عورت کو فی الحال فسخ کا اختیار حاصل ہے

اور جمہور نے عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی روایت جس میں انہوں نے شہوت سے عاجز شخص کے لیے ایک برس کی مدت مقرر کی تھی سے استدلال کیا ہے؛ اور اس لیے کہ بیوی کا مقصود تو شادی کر کے عفت و عصمت اختیار کرنا ہے، اور اس سے اس کو اپنے نفس کے لیے عفت حاصل ہو سکتی ہے، اور ایسا عقد نکاح سے مقصود کا بالکل ہی خاتمہ کر دے اس میں عاقد کو عقد ختم کرنے کا حق حاصل ہے، اور علماء اس پر متفق ہیں کہ خرید و فروخت میں عیب کی وجہ سے تھوڑا سا بھی مال جاتا رہے ت واس میں اختیار ثابت ہو جاتا ہے، چنانچہ عیب کی وجہ سے بالاولی نکاح کا مقصد فوت ہو جائیگا " انتہی

دیکھیں : الموسوعۃ الفقھیۃ (31/16)

لیکن بعض اوقات ایسی عورت جیسے عمر زیادہ ہونے یا کسی مرض کی بنا پر شہوت نہ ہو تو وہ راضی ہو سکتی ہے، تو پھر خدمت اور انس و محبت اور اخراجات اور حمایت اور دوسرے مقاصد نکاح کے لیے اس سے شادی کرنے میں کیا مانع ہے ؟.

شیخ ابراہیم بن محمد بن سالم ضویان الحنبلی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" اور جس کو شہوت نہیں مثلا عنین اور بڑی عمر کے شخص کے لیے شادی کرنا مباح ہے؛ کیونکہ شریعت میں اس کی ممانعت نہیں ہے (دیکھیں : منار السبیل (2/119)

اور " العنین " وطئ سے عاجز شخص کو کہتے ہیں، اور بعض اوقات وہ وطئ کی خواہش تو رکھتا ہے لیکن وہ وطئ نہیں کر سکتا

اگر بیوی کو معلوم ہو جائے کہ خاوند جنسی طور پر کمزور ہے اور وہ اس کے ساتھ رہنے پر راضی ہو جائے بیوی کا حق فسخ ساقط ہو جائیگا

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" قولہ : اور اگر اس نے کسی بھی وقت کہا کہ : میں وطئ سے عاجز شخص پر راضی ہوئی تو مستقل طور پر اس کا اختیار ساقط ہو جاتا ہے، مثلا ایسی عورت جو وطئ کی استطاعت نہ رکھنے والے خاوند پر راضی ہو گئی، اور پھر باقی عورتوں کی طرح اس عورت کو بھی نکاح کی شہوت پیدا ہو گئی اور وہ اپنا نکاح فسخ کرنا چاہے تو ہم کہیں گے : تجھے کوئی اختیار نہیں، اور اگر وہ کہے کہ : اس وقت تو میں اس کو پسند کرتی اور اس پر راضی تھی، لیکن اب مدت زیادہ ہو گئی ہے اور میں اس کو نہیں چاہتی، تو ہم اسے کہیں گے : اب تجھے کوئی اختیار نہیں، کیونکہ یہ کوتاہی تیری جانب سے ہی تھی " (دیکھیں : الشرح الممتع (12/112)

خلاصہ یہ ہوا کہ :

خنثی یعنی ہیجڑے کی اگر حقیقت حال کا علم نہ ہو کہ آیا وہ مرد ہے یا عورت، تو اس کی شادی کرنا جائز نہیں، اور اگر اس کی حالت واضح ہو کہ وہ مرد ہے : تو اس کی شادی کرنا صحیح ہے، لیکن یہ ضروری ہے کہ اس جیسی حالت میں ڈاکٹر سے رائے طلب کی جائے جو اس سلسلہ میں ماہر ہو تا کہ اس کی حالت واضح کرے، اور اس سے شادی کے امکان کی حالت بھی بتا سکے

لیکن جنسی طور پر کمزور یا پھر جنسی طور پر عاجز شخص کی شادی صحیح ہے، لیکن شادی سے قبل اس کو اپنی حالت بیان کرنا ضروری ہے، اگر وہ حالت بیان اور واضح کرتا ہے تو اس کی اس کے ساتھ صحیح ہے جسے علم ہو کہ وہ اسی حالت میں اس کے ساتھ رہ سکتی ہے، مثلاً کہ عورت بھی اسی طرح کی ہو اور اسے مردوں کی خواہش نہ ہو، لیکن نوجوان لڑکی تو شادی میں وہی کچھ چاہتی ہے جس طرح دوسری نوجوان لڑکی چاہتی ہے

اس لیے ہم ایسا کرنے کی نصیحت نہیں کرتے کیونکہ وہ عورت ہوسکتا ہے خیال کرے کہ وہ صبر کر لے گی، لیکن بعد میں وہ صبر نہ کر سکے، اور حرام کے متعلق سوچنا شروع کر دے اللہ اس سے محفوظ رکھے تا کہ جو اسے حاصل نہیں ہوسکتا وہ حاصل کر لے

بہر حال معاملہ جو بھی ہو : ہم آپ کو یہی نصیحت کرتے ہیں کہ آپ یہ خطرات والا کام مت کریں، اور اس جیسی حالت والے شخص سے شادی کرنا قبول کر کے اپنے آپ کو دھوکہ میں مت رکھیں

ہذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 09 ص